جلد ۳۵ | ۲۴ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھش | ۲ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۲۴ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو پھر تخنہ ین ورہ کی شکائت ہوگئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل رات سے کمر درد کی شکائت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تاحال بدستور علیل ہیں۔ آج طبی معائنہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خاندان نبوت میں ایک سعید تقریب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی تیسری صاحبزادی محترمہ امۃ المجید صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی شادی (تقریب رخصتانہ) حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے صاحبزادہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نواسے جناب مرزا خلیل احمد صاحب کے ساتھ مورخہ ۲۷ اپریل بروز اتوار قرار پائی ہے۔ دوستوں سے درخواست ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس شادی کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

کرپان

موجودہ فضا کے لحاظ سے کرپان کا سوال ایک ایسا اہم سوال ہے کہ گورنمنٹ کو اس طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ لیکن باوجودیکہ ملک کی اکثریت نے بار بار روا دیلا کیا۔ اخبارات کے ذریعہ اور گورنر کو تاروں کے ذریعہ۔ اس طرف متوجہ کیا گیا۔ لیکن تاحال اس بارے میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ صرف ایک عنصر کو جس نے بیّن طور پر فسادات میں حصہ لیا۔ اس طرح مسلح رہنے دینا ہرگز مصلحت پر مبنی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

بے شک کرپان بطور مذہبی نشان کے رکھنے کی سکھوں کو قانوناً اجازت دی گئی تھی۔ یہ رعایت اس وقت تک ہی جائز ہوسکتی ہے۔ جب تک اسے صرف بطور مذہبی نشان کے استعمال کیا جائے۔ لیکن اب جبکہ یہ صریحاً ثابت ہوچکا ہے۔ کہ نہ صرف بطور نشان کے بلکہ بے گناہوں کے خون سے رنگین کرنے کے لئے بھی اس کو بے دھڑک استعمال کیا گیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ رعائت برقرار رکھی جائے۔ دراصل سکھ اپنا یہ مذہبی حق اس کے ناجائز استعمال کی وجہ سے زائل کرچکے ہیں۔ اب ان کے لئے یہ مذہبی رعائت قائم نہیں رہنی چاہیئے۔ خاصکر جب دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو۔ تو کرپان پر بھی ویسی ہی پابندیاں ہونی چاہئیں۔ جیسی کہ دوسرے اسلحہ تلوار وغیرہ پر۔ کتنی حیرت ہے کہ ایسے نازک وقت میں کہ دوسروں کو تو چھڑی تک لے کر نکلنا ممنوع ہو۔ اور ایک فریق کو جس کا فسادات میں حصہ لینا ثابت شدہ امر ہو۔ اور یہ بھی ثابت ہوگیا ہو۔ کہ انہوں نے اس کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ کرپان جیسے خطرناک ہتھیار لے کر چلنے پھرنے کی کھلی اجازت ہو۔ کرپان کو میان میں رکھنے کی پابندی پابندی نہیں کہلا سکتی۔ اور نہ یہ پابندی اس صورت میں پابندی سمجھی جاسکتی ہے۔ جب میان کو سربمہر رکھنے کا حکم دیا جائے۔ میان سے نکالنے میں بلکہ مہر توڑنے میں کونسا وقت لگتا ہے۔ اور کرپان کا سائز پانچ چھ انچ مقرر کرنے سے بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ چار یا چھ انچ کی کرپان بھی وقت پر خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔ اور چھرے کا کام دے سکتی ہے۔ اس لئے اگر سائز مقرر کرنا ہی ہو تو دو انچ سے زیادہ کسی صورت نہیں ہونا چاہیئے اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سکھ دوستوں کے پاس دو کرپانیں رہتی ہیں۔ ایک چھوٹی اور ایک بڑی یعنی موقعہ کے لحاظ سے جس کو چاہے استعمال کرسکتے ہیں۔ یہ صورت حال نہائت خطرناک ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ فوری طور پر اس طرف توجہ دے۔ اور یا تو کرپان پر بھی ویسی پابندیاں لگائی جائیں جس طرح دوسرے اسلحہ پر لگائی جاتی ہیں۔ اور یا پھر کرپان کی قسم کے تمام اسلحہ پر سے پابندیاں ہٹائی جائیں۔ اور دوسروں کو بھی اس قسم کے اسلحہ رکھنے کی اجازت ہو۔

پنتھ کے نزدیک بھی کرپان کا ایسا استعمال جو فسادات میں ہوا یقیناً ناجائز ہے۔ اس لئے خود پنتھ کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنے سکھوں سے ایسا مذہبی نشان بطور سزا کے چھین لے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ ایک پوتر نشان ہے۔ لیکن اسکو اس طرح بے گناہوں کے خون سے ناپاک کرنا نہ صرف اس نشان کی ہتک ہے۔ بلکہ پنتھ کی بھی ہتک ہے

ہم نہیں سمجھتے کہ پنتھ پنجاب میں فساد چاہتا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ بھی یہاں امن کی قسم کے امن کا خواہشمند ہے۔ جو ترقی اور فراغت کا تقاضہ ہے۔ اس لئے پنتھ کو چاہیئے کہ وہ خود ہی یہ پابندی عائد کرے۔ تاکہ سکھ دوست جوش میں آکر اس پاک نشان اور پنتھ کی ہتک کا باعث نہ بنیں۔ اور پنجاب جو سکھوں کا پیارا وطن ہے۔ اور جہاں اسکے پوتر

ایسٹ ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ اپریل ۱۹۴۶ء سے مارچ ۱۹۴۷ء تک

لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ کی زیر نگرانی احمدیہ گرلز سکول میں امسال ۱۵ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں عورتوں اور بچیوں کی تربیت و اصلاح کی کوشش کی گئی۔ اور ہر مہینہ کی رپورٹ مرکزی لجنہ کو بھیجی جاتی رہی۔ علاوہ ازیں خاص جلسے بھی ہوئے۔

احمدیہ گرلز سکول کا اکیسواں (۲۱) سالانہ جلسہ مسجد کبوتراں والی میں ۷ اپریل بوقت دس بجے صبح زیر صدارت محترمہ سیدہ رفعت صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے احمدیہ سکول کے جاری کرنے کا مقصد اور دینی تعلیم کے فوائد بیان کرتے ہوئے جلسہ کی کارروائی شروع کی۔ مڈل جماعت کی رخصت ہونے والی طالبات نے مختلف موضوعات پر مضامین پڑھے۔ مثلاً صداقت۔ راستبازی میٹرک۔ اتفاق۔ زکوٰۃ۔ سیرت النبیؐ اخلاق نماز اور تعلیم نسواں وغیرہ۔

یکم ستمبر کو "یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب" منایا گیا۔ دو سو ٹریکٹ غیر مسلم مستورات اور لڑکیوں میں تقسیم کئے گئے۔ اور ممبرات لجنہ و ناصرات نے زبانی تبلیغ بھی کی۔

جنوری ۱۹۴۷ء میں ایک مردانہ جلسہ میں مستورات کو دعوت دی گئی۔ اور حضرت امیر المومنین کا پیغام جو حضور نے جلسہ سالانہ کے موقع پر دیا تھا۔ حاضرین و حاضرات کے سامنے دہرایا گیا۔ یعنی نماز باجماعت کی ادائیگی۔ سچ بولنے کی عادت۔ محنت کی عادت اور لجنہ اماء اللہ کا قیام۔

تمام اجلاسوں میں عورتوں اور بچیوں کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی جاتی رہی۔ الفضل سے مرکزی ہدایات۔ خطبات حضرت مصلح موعود۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں۔ اسلامی پردہ۔ زکوٰۃ روزے۔ نماز۔ حقوق اللہ۔ حقوق العباد تربیت اولاد۔ والدین کے فرائض۔ تبلیغ احمدیت اخلاق۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ۔ صحابہ کرامؓ کی قربانیاں۔ اور شاندار کارنامے۔ صحابیات کی علمی ترقی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت چاند۔ سورج کا گرہن۔ ترقی سلسلہ۔ حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے عہد کی ترقی۔ حسب موقع ان پر مضامین پڑھے۔ اور تقریریں کی جاتی رہیں۔ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ قرآن کریم کی روشنی میں تقویٰ و طہارت۔ امانت و دیانت۔ یتیموں اور بیواؤں کی حفاظت امام کی آواز پر لبیک کہنا پر تقریریں کرتی رہیں

چندہ تحریک جدید۔ غلہ فنڈ۔ چندہ دفتر لجنہ سال دوم سو فی صدی وصول کر کے مرکز میں بھیجا گیا۔ چندہ حفاظت مرکز و امداد مظلومین کی تحریک کی گئی اور چندہ وصول کیا جا رہا ہے۔ جو انشاءاللہ جلد مرکز میں بھیج دیا جائیگا۔ نیز برائے احمدیہ سکول سرالیون اور مسجد ہوبرگ کے لئے بھی لجنہ و ناصرات نے چندہ جمع کر کے بھیجا۔

احمدیہ گرلز سکول میں دینیات کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

پہلی سے چوتھی جماعت تک یسرنا القرآن اور قرآن ناظرہ ختم کروایا جاتا ہے۔ کلمے نماز باترجمہ اور چند دعائیں ادعیۃ الرسولؐ سے باترجمہ۔ اسلام کے پانچ رکن بالتفصیل دینیات کا رسالہ اور دیگر عام دینی باتیں۔ پانچویں جماعت سے قرآن کریم باترجمہ شروع کروایا جاتا ہے۔ پانچویں سے آٹھویں جماعت تک ۸۰ احادیث باترجمہ۔ تاریخ اسلام کی تین جلدیں۔ اخلاقِ خاتون۔ کشتی نوح فقہ احمدیہ۔ تعلیم خاتون۔ عربی کی پہلی اور دوسری کتابیں۔ اس بات کے مدنظر کہ قرآن کریم کا ترجمہ ختم ہو جائے۔ پچھلے دو سالوں سے مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک سپیشل کلاس کھولی گئی ہے۔ جس میں انگریزی مڈل کا نصاب اور قرآن کریم باترجمہ ختم کروایا جاتا ہے۔ اور دو سال ہونے چھٹی جماعت سے انگریزی پڑھائی جاتی ہے۔ تاکہ لڑکیاں انگریزی مڈل کا امتحان دے سکیں۔ اس ایک سال میں ۲۲۶ سے ۲۳۶ لڑکیوں کی تعداد ہو گئی ہے انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ میں جو ۱۶ اور ۱۷ نومبر کو ہوا۔ ملحقہ دیہات سے آنے والی خواتین کی نگرانی کی گئی۔ جس میں ناصرات۔ اور لجنہ نے ان کے کھانے اور آرام کا انتظام کیا۔ لجنہ کی بعض ممبرات ان پڑھ احمدی خواتین کو نماز باترجمہ اور قرآن کریم پڑھانے کی سعی کی۔ سیدہ شوکت۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

درخواست دعاء

۲۲ اپریل لیگوس (مغربی افریقہ) جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

نہایت اہم اور دیرینہ مقدمہ جو مخالفین نے ہمارے خلاف کھڑا کر رکھا ہے۔ کی سماعت کی تاریخ مئی کے ابتدائی ایام میں مقرر ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

بڑوں کا ادب اور خلوص عمل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے سال قیام ڈلہوزی کے دوران ایک کارکن کے مفوضہ کام کی انجام دہی کی تحریری اطلاع پر حضور نے اپنے ہاتھ سے حسب ذیل نصیحت رقم فرمائی۔ جسے افادہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے:۔

"جزاکم اللہ بڑوں اور خصوصاً صحابہ کا ادب اور سہولت سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔ کام تو آخر ہو جاتا ہے۔ جو اخلاص سے کام نہیں کرتا۔ اپنے نیک عمل ضائع کرتا جاتا ہے۔ اور جب خدا تعالےٰ کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ تو اپنا خانہ اعمال خالی پاکر کف افسوس ملتا ہے۔ مگر اس وقت افسوس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا"

خاکسار مرزا محمود احمد

ہمارے نوجوانوں کو اس نصیحت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئیے۔

اعلان

بمبئی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل و رحم کے ساتھ صوفی عزیز احمد صاحب واقف زندگی مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۴۷ء بمبئی سے بذریعہ بحری جہاز امریکہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب صوفی صاحب موصوف کے منزل مقصود پر بخیریت و عافیت پہنچنے اور ان کے مقاصد میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

وکیل التجارۃ قادیان

تصحیح

الفضل ۹۱/۱۷ اپریل صہ پر وبذالک امرت وانا اول المسلمین کی بجائے قل انی امرت وانا اول المسلمین چھپ گیا ہے دوست تصحیح فرمالیں۔

الفضل مورخہ ۲۲ اپریل صہ پر نیچے سے اوپر آٹھویں سطر میں قادیان کی جگہ "مادیات" پڑھیں۔

رسالہ مصباح

رسالہ مصباح کے ادارت کے فرائض عاجزہ کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اس لئے تمام بہنوں سے التماس ہے۔ کہ پوری کوشش اور محنت سے میرا تعاون فرمائیں۔ تاکہ رسالہ مصباح کا معیار جلد سے جلد بڑھایا جا سکے۔ علم دوست بہنوں سے گذارش ہے کہ جلد سے جلد مضامین ارسال فرمائیں۔ امۃ اللہ خورشید بیت العطاء دارالعلوم

درخواستہائے دعاء

سید ولایت شاہ صاحب دارالرحمت عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں۔ میرے چچا فضل الٰہی صاحب بھیرہ عرصہ تین سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں دعائے صحت فرمائی جاوے۔ محمد اشرف واقف زندگی

موجودہ سیاسی فسادات کے متعلق

از جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ ایل۔ اے

ایسے فسادات میں جو قوم اکثریت میں ہو اسکو زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ایسے فسادات میں ہرگز حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پنجاب میں فسادات کی ابتدا بعض پنتھک اور کانگرسی لیڈروں کی غیر ذمہ دارانہ تقریروں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اور ان فسادات کی تہ میں یہ جذبہ پایا جاتا ہے۔ کہ مسلم لیگ اپنی حکومت قائم نہ کر سکے۔ اس لئے مسلمانوں کو ان فسادات میں ہرگز حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ جو مسلمان بھی فسادات میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ اپنے مخالفوں کے دھوکہ میں آ کر ان کی اغراض کو پورا کرتے ہیں ::

(۲) اسلام کی کامیابی اور ترقی امن سے ہے۔ کیونکہ یہ سلامتی کا مذہب ہے۔ اور اس کی کامیابی کا انحصار تبلیغ پر ہے۔ اور تبلیغ جنگ کے زمانہ میں نہیں ہو سکتی۔ تبلیغ کے لئے امن و امان کا ہونا ضروری ہے ::

مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک ہندوستان میں حکومت کی ہے۔ لیکن مردم شماری کے اعداد و شمار سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ غدر کے زمانے میں یعنی ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی کل تعداد ہندوستان میں اڑھائی کروڑ تھی۔ لیکن اب ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کی تعداد دس کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔ فرق نمایاں ہے تفصیل کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ حکومت کے آٹھ سو سال کے زمانہ میں مسلمان اتنی سرعت کے ساتھ نہیں بڑھے۔ جتنی کہ انہوں نے حکومت چھن جانے کے بعد ۹۰ سال میں انہوں نے ترقی کی ہے۔ حالانکہ تبلیغ کی ان نوے سال میں باقاعدہ کوئی جدوجہد نہیں کی گئی۔

(۳) بغیر باقاعدہ اعلان جنگ کے اور امیر قوم کی اجازت کے مسلمان کے لئے قتل و غارت کرنا گناہ ہے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ (امام ڈھال کی طرح ہے) اس کے پیچھے ہو کر ہی لڑنا چاہیئے۔ پھر قرآن کریم میں صرف ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت ہے۔ جن کے خلاف دشمنوں نے اعلان جنگ کر دیا ہو۔ اور ان پر ظلم کیا ہو۔ یہ اسلامی تعلیم ہی نہیں بلکہ معقول اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اگر ہم اس کے خلاف کریں۔ تو ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ناراض کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے محروم کرتے ہیں۔ جو کہ ہمارے لئے نہایت خطرناک ہے۔ ان امور کے پیش نظر مسلمانوں کو انتہائی امن پسندی اور اخلاقی جرأت کا ثبوت دینا چاہیئے۔ فی زمانہ اخلاقی برتری سے فتح ہو گی۔

(۴) میں اپنے دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرونگا۔ کہ ان کو بھی فسادات میں سراسر نقصان ہے۔ کیونکہ فسادات کے زمانے میں جن کے پاس کچھ ہے ان کو زیادہ نقصان ہوتا ہے بہ نسبت ان کے جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ ہمارے ہندو بھائیوں کے پاس مسلمانوں کے مقابل میں تعلیم بھی زیادہ ہے۔ دولت بھی زیادہ ہے۔ صنعت و حرفت اور تجارت قریباً کلی طور پر ان کے ہاتھ میں ہے۔ حکومت میں بھی ان کا نفوذ اور دخل مسلمانوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اس لئے فسادات کے نتیجہ میں جو تباہی وارد ہوگی۔ اس سے زیادہ تر نقصان ہندوؤں کو پہنچے گا۔ اور قومی نفرت کے پیدا ہو جانے سے تجارت اور صنعت میں جو تعاون ہے وہ بالکل مفقود ہو جائے گا۔ اس لئے بھی اور اس لئے بھی کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی کثرت ہے ہندوؤں کو پرامن رہنا چاہیئے۔ جو واقعات ہو چکے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ فوری جوش کے ماتحت اور بغیر سوچ بچار کے ہوئے ہیں۔ دونوں قومیں اگر اپنے جذبات اور نفسانی جوشوں سے آزاد ہو کر غور کریں۔ تو ان پر یہ ثابت ہو جائے گا۔ کہ دونوں کو ہی نقصان پہنچا ہے۔ کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچا۔ اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ ہمارے ملک میں فسادات ہم سب کے لئے مضر ہی نہیں۔ بلکہ مہلک ہیں اور اگر یہ خطرناک حالت قائم رہی تو ہم غلامی کی زنجیروں سے کبھی بھی آزاد نہیں ہو سکتے۔ اور جس آزادی اور حکومت کے خیالی پلاؤ ہم پکا رہے ہیں۔ وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ یہ ممکن ہے کہ انگریز ہی جانے سے انکار کر دیں چنانچہ پنجاب میں ایک سوسائٹی قائم ہو گئی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ انگریزوں پر زور دیا جائے۔ کہ وہ ہندوستان کو چھوڑ کر نہ جائیں۔ لیکن اگر انگریز چلے بھی گئے تو پھر بھی اس حالت میں کوئی غیر ہی آ کر حکومت کرے گا۔ مسلم لیگی اور کانگرسی حکومت کا خطرہ صرف وہم ہے۔

(۵) مسلم لیگ اور کانگرس کوئی سیاسی پارٹیاں نہیں ہیں۔ بلکہ دونوں قومی تحریکیں ہیں۔ جب ان کا مقصد حاصل ہو جائیگا۔ تو کانگرس اپنی موجودہ صورت میں نابود ہو جائے گی۔ اور یہی حالت مسلم لیگ کی ہوگی۔ کانگرس اور مسلم لیگ دونوں کا مقصد آزادی حاصل کرنا ہے۔ جب یہ آزادی حاصل ہو جائے گی۔ تو لوگوں کو پھر ان کی ضرورت نہیں رہے گی۔ مسلم لیگ کا علاوہ اس کے یہ بھی مقصد ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو جہاں ان کی اکثریت ہے آزادانہ حکومت حاصل ہو۔ اس لئے جب یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ تو مسلم لیگ بھی اپنی موجودہ صورت میں قائم نہیں رہ سکے گی۔ اور سیاسی پارٹیاں اور حکومتیں مذہب کی بناء پر نہیں۔ بلکہ اقتصادیات کی بناء پر قائم ہونگی۔ زمیندار زمینداروں کے مفاد کی خاطر ایک جماعت بنائیں گے۔ جن میں مسلمان سکھ ہندو سب قومیں شامل ہونگی۔ تجار اور صناع اپنی تجارت و صنعت کی حفاظت کے لئے پارٹی بنائیں گے۔ اور مزدور لوگ مزدوروں کی حفاظت کے لئے اپنی پارٹی بنائیں گے تاکہ وہ اپنی جماعت کے حقوق کی حفاظت کر سکیں اس لئے مسلمانوں کا یہ وہم کہ ہندو اکثریت کے صوبے میں ان کی زندگی وبال ہو جائیگی محض وہم ہے۔

ہندوؤں اور سکھوں کا یہ وہم کہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس لئے ان کے لئے بھی زندگی محال ہو جائیگی اور ان کے لئے ترقی کے سب راستے مسدود ہو جائیں گے محض ایک وہم ہے اور موجودہ زمانہ کی سیاسیات کی موجودگی میں ناممکن ہے۔ اس لئے یہ تمام گھبراہٹ اور ہیجان اور قتل و غارت ہمارے لئے قابل شرم اور اللہ تعالیٰ کو ناخوش کرنے والی ہے۔ بلکہ سیاسیات کے لئے انتہائی کم فہمی کا ثبوت ہے

پنجاب میں ابھی ابھی ٹیچروں نے سٹرائیک کی تھی۔ اس میں مسلمان۔ ہندو۔ سکھ سب شامل تھے۔ اسی طرح پٹواریوں نے اپنی بہتری کے لئے جب جدوجہد کی ہے۔ تو اس میں بھی سب قومیں شامل تھیں۔ یوپی اور بہار کے علاقے میں جب زمینداروں کو اپنے زمینداریوں کے ضائع ہونے کا خیال پیدا ہوا ہے تو ہندو اور مسلمان دونوں ملکر کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہندوستانی راجے و مہاراجے آپس میں ملکر حکومت کے ساتھ خط و کتابت کر رہے ہیں۔ ایک ضرب المثل ہے کہ راجوں کو راج پیارا دین ڈیر یارا۔ یعنی راجوں کو راج پیارا ہوتا ہے۔ اور دین سے بیگانہ ہوتے ہیں

درخواست ہائے دعا

(۱) شمیم سعید بنت شیخ محمد سعید صاحب لاہور ... میں کامیابی کے لئے اور اپنے بھائی شیخ ... جو کہ امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس فائنل امتحان دینے والے ہیں ان کی کامیابی کے لئے ... دعا کرتی ہیں۔ (۲) میاں انور احمد صاحب ابن جناب میاں حیات محمد صاحب پشاور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔ ایس۔ سی۔ سول انجینئرنگ کا امتحان دے رہے ہیں۔ اعلیٰ نمبروں پر کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

قومی تحریک میں تمام سیاسی پارٹیاں ایک ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اس وقت قوم کی آزادی اور حفاظت کا سوال ہوتا ہے۔ جونہی وہ خطرہ دور ہو جاتا ہے۔ سیاسی پارٹیاں قومی اتحاد کو چھوڑ کر علیحدہ علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ اور ہر ایک پارٹی اپنے مقصد کے حصول میں لگ جاتی ہیں۔ جیسا کہ جنگ کے دوران میں انگلستان کی کنسرٹو پارٹی اور لیبر پارٹی اور لبرل پارٹی جرمنوں کے مقابلے میں تینوں ایک ہو گئی تھیں۔ لیکن جب جنگ ختم ہو گیا۔ تو تینوں پارٹیوں نے اپنی اپنی جگہ علیحدہ ہو کر کام شروع کر دیا۔ اس طرح جب ہندوستان کو آزادی حاصل ہو جائیگی اور ہندوؤں کو اپنا نصب العین اور مسلمانوں کو اپنا نصب العین حاصل ہو جاویگا۔ تو کانگرس اور مسلم لیگ اپنی اپنی حیثیت میں دونوں قائم نہیں رہ سکتیں۔ اس لئے یہ وہم کہ بعض جگہوں پر ہندوؤں کا راج ہو جائیگا۔ اور وہ مسلمانوں پر ظلم کریں گے۔ اور بعض جگہوں پر مسلمانوں کا راج قائم ہو جائیگا۔ اور وہ ہندوؤں پر ظلم کریں گے۔ محض ایک وہم ہے۔ جس کو جتنی جلدی ہی دور کیا جائے۔ اتنا ہی ہر ایک کے لئے اچھا ہو گا۔

سوئٹزرلینڈ کیلئے محصول ڈاک

باوجود بار بار کی اطلاع کے بعض احباب اور دفاتر کی طرف سے ہمیں کم محصول والے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ احباب کی یاددہانی کے لئے تحریر خدمت ہے۔ کہ ہندوستان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان ہوائی ڈاک کے لئے ½ اونس پر ایک روپیہ ساڑھے سات آنے کے ٹکٹ لگانے چاہئیں۔ چھ آنے والا ایرلیٹر اس ملک کے لئے نہیں ہے۔ بعض احباب عام ایرلیٹر بھجوا دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یہاں ہمیں چھ آنہ کے ایرلیٹر پر قریبًا اڑھائی روپیے جرمانہ وغیرہ محصول ادا کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض دفاتر تو دو پیسے والا پوسٹ کارڈ ہی روانہ کر دیتے ہیں۔ ہمیں بعض اوقات ناکافی محصول والے خطوط کو واپس کر دینے کے سوا چارہ نہیں۔ کیونکہ بجٹ اس نقصان کو برداشت نہیں کر سکتا۔ سوئٹزرلینڈ مشن کا آئندہ کے لئے پتہ یہ ہے:-

LANDOLT STRASSE 7
ZURICH 6.

خاکسار ناصر احمد از زیورک

مسیح کی آمد ثانی کا مسئلہ
اور
عیسائیوں کے شکوک و شبہات کا ازالہ (۲)

پھر تیسری بات یہ ہے۔ کہ یہود اس حقیقت سے بھی آشنا تھے۔ "کہ خدا ازلی ہے۔ وہ بے مثل ہے۔ اور قادر و توانا ہے"۔ مگر مسیح علیہ السلام نہ ازلی سے تھے اور نہ ہی بے مثل۔ اور قادر و توانا تھے۔ وہ مریم کے بطن سے پیدا ہوئے۔ اور صلیب پر بزعم یہود و نصاریٰ جان بحق ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود اگر آپ کی آنکھوں میں لفظ "خداوند" کھٹکتا ہے۔ تو مندرجہ ذیل حوالے پڑھ لیں۔ لکھا ہے کہ "یہود نے جب پتھر مارنے کو اٹھائے۔ تو اس نے کہا کیوں مارتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ تو انسان ہو کر کفر بکتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ اس نے تمہیں کہا۔ تم خدا ہو۔ جبکہ اس نے انہیں جن کے پاس خدا کا کلام آیا۔ خدا کہا۔ اور ممکن نہیں۔ کتاب مقدس باطل ہو۔ جسے خدا نے مخصوص کیا۔ اور جہان میں بھیجا کہتے ہو۔ تو کفر بکتا ہے۔ میں نے کہا۔ خدا کا بیٹا ہوں"۔ یوحنا $\frac{۱۰}{۳۰-۳۲}$

"خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ دیکھ! میں نے تجھے فرعون کے لئے خدا سا بنایا۔ خروج $\frac{۷}{۱}$

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ اور فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوگا۔" استثناء $\frac{۳۳}{۲،۱}$

"سائرہ ابراہیم کے حکم میں رہتی اور اس کو خداوند کہتی ہے۔ ۱ پطرس $\frac{۳}{۶}$۔ "سائرہ نے کہا .... کیا کہ میں ضعیف ہو گی۔ اور میرا خداوند بوڑھا ہو گیا۔ پیدائش $\frac{۱۸}{۱۲}$

حضرت یوسف سے خطاب ہے۔ "اے خداوند! تیرے غلام کھانے کی چیزیں مانگنے ہیں۔" پیدائش $\frac{۴۲}{۱۰}$۔

حضرت یوسف کا داروغہ کہتا ہے۔ کیا یہ پیالہ وہ نہیں۔ جس میں میرا خداوند پیتا ہے۔" پیدائش $\frac{۴۴}{۵}$۔

پس ان تمام حوالوں سے۔ لفظ خداوند کی حقیقت نمایاں ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ نئے ایڈیشنوں میں اس کا ترجمہ آقا کر کے اعتراض سے بچنے اور حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔

پس ان تمام باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ پادری صاحب کی تاویل ہر طرح ناقابل تسلیم ہے۔ اس لئے ماننا پڑیگا۔ کہ اس کا وہی مطلب صحیح اور درست ہے۔ جو ہم نے پیش کیا ہے۔ کیونکہ انجیل کے دوسرے مقامات بھی اس کے موید ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے "تمہارا مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔ وہی تمہیں سب باتیں سکھلائے گا۔ اور جو کچھ میں نے کہا ہے۔ وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ یوحنا $\frac{۱۴}{۲۵-۲۶}$۔ پس امید ہے۔ کہ ان حقائق کی روشنی میں پادری صاحب اپنے نظریہ پر نظر ثانی فرما کر مشکور فرمائینگے

چوتھی عرض یہ ہے۔ کہ پادری صاحب اپنے نظریہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "اعمال کے پہلے باب کو بھی ملاحظہ کیجئے۔ کہ یہی یسوع پھر آئے گا۔" مباحثہ جہلم ص ۹۹ سو ہم جوابًا عرض کرتے ہیں۔ کہ پادری صاحب! اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اعمال $\frac{۱}{۹-۱۱}$ میں لکھا ہے۔ "اے گلیلی مردو۔ آسمان کی طرف کیا دیکھتے ہو۔ یہی یسوع مسیح جو تمہارے پاس سے اٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح پھر آئیگا۔ جس طرح پر تم نے آسمان پر جاتے دیکھا۔" مگر سوال یہ ہے۔ کہ کب آئیگا۔ تو اس کے لئے ملاحظہ ہو۔ متی $\frac{۱۰}{۲۳}$ و $\frac{۱۶}{۲۸}$ کہ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ بنی اسرائیل کے سارے شہروں میں نہ پھر سکو گے کہ ابن آدم آجائیگا۔" نیز "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو یہاں کھڑے ہیں۔ بعض ایسے ہیں۔ کہ جب تک ابن آدم کو آسمان سے اترتے نہ دیکھ لیں مریں گے نہیں۔" پس اب آپ ہی بتلائیں۔ کہ دنیا نے کب آپ کو آسمان سے اترتے دیکھا۔ حالانکہ آپ نے کہا تھا۔ کہ "زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر میری باتیں نہ ٹلیں گی"۔

دوسرے:۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ ایلیاہ کے متعلق بھی یہی کہا گیا تھا۔ کہ وہ آسمان پر گیا ہے۔ اور دوبارہ اترے گا۔ مگر جب آپ کی آمد کا وقت آیا۔ تو یوحنا مبعوث ہوا۔ پس جس طرح یوحنا ایلیاہ کے لباس میں دنیا کی اصلاح کے لئے آسکتا ہے۔ اسی طرح مسیح کے لباس میں کوئی اور موعود بھی آسکتا ہے۔ کیونکہ ایلیا کی آمد ثانی اس مسئلہ میں ہماری راہبر ہے۔

تیسرے:۔ اگر آپ نے واقعی آسمان سے اترنا تھا۔ تو پھر چوروں کی طرح آنا اور نوح کی طرح جلوہ گر ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ اور پھر طرہ یہ ہے۔ کہ جب آپ آسمان سے اتریں گے۔ تو کیا دنیا آپ کو اترتے نہ دیکھیگی پس اگر وہ دیکھے گی۔ اور یقینًا دیکھے گی۔ تو پھر اس کا کیا مطلب کہ "دو آدمی کھیت میں ہوں گے۔ ایک لے لیا جائیگا۔ اور دوسرا چھوڑ دیا جائیگا۔ اور دو عورتیں چکی پیستی ہونگی ایک لے جائیگی۔ اور دوسری چھوڑ دی جائیگی۔ اور اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا۔

چوتھے:۔ چونکہ اس واقعہ کا تعلق گلیل سے ہے اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ یہ واقع صلیب کے بعد واقع ہوا ہے۔ اس لئے بہت ممکن ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب حواریوں سے بیت عنیاہ سے جدا ہوئے ہوں۔ تو آپ پہاڑ پر چڑھے ہوں۔ مگر اتنے عرصہ میں کسی بدلی نے آپ کو ان سے چھپا لیا۔ جس سے ضعیف الاعتقاد حواری یہ سمجھ بیٹھے کہ آپ آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ حالانکہ پہاڑوں پر اب اوقات ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ کہ چند آدمی اوپر نیچے جا رہے ہوں تو ان کے درمیان بدلی حائل ہو گئی۔ اور وہ ایک دوسرے سے الگ ہو کر رہ گئے۔

پھر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ آپ اپنی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں نکلے ہوں۔ تو حواریوں کو گلیل پہاڑ سے الوداع کہہ کر خود اس کو عبور کرنے لگے ہوں۔ مگر اس عرصہ میں آپ حواریوں کی نظروں سے دور بلکہ دور تر ہوتے گئے۔ جس سے انہوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ چونکہ آپ نظروں سے چھپ گئے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ آپ آسمان پر چڑھے ہوں۔ یا عمدًا حواریوں نے یہ افواہ اڑا دی ہو کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ تاکہ یہود آپ کے تعاقب میں نہ نکلیں۔ کیونکہ آپ نے خود ان سے کہا تھا کہ "میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس گلہ کی نہیں ہیں۔ مجھے ان کو بھی لانا ہے۔ اور وہ میری آواز کو سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہو گا۔ یوحنا $\frac{۱۰}{۱۶}$ اس لئے ضرور تھا۔ کہ وہ آپ ان کے تعاقب میں نکلتے مگر حواریوں نے آپ کی حفاظت کے لئے یہ تدبیر اختیار کی جو کہ ہر طرح نافع و مفید ثابت ہوئی۔

مگر ہم یہ تسلیم کر لیں۔ کہ آپ واقعی آسمان پر اُٹھائے گئے تھے۔ تو اس سے آپ کو جھوٹا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ تھا۔ کہ میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے آیا ہوں"۔ اور نیز "میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس گلہ کی نہیں ہیں۔ مجھے ان کو بھی لانا ہے۔ اور وہ میری آواز سنیں گی۔ اور ان گمشدہ بھیڑوں کے متعلق ثابت ہے۔ کہ وہ کوشش سے لے کر ہندوستان تک ایک سو تائیس سو بوں میں آباد تھیں۔ (ملاحظہ ہو۔ آستر ۱/۱ و ۸/۱ و ۹/۹ و ۳/۶) اس لئے ضروری تھا۔ کہ آپ گلیل کو عبور کر کے ان کی طرف نکلتے۔ اور خدا کا پیغام دیتے۔ اور وہ آپ کی آواز کو سنتیں۔ اور پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا" والی پیشگوئی پوری ہوتی۔ ورنہ اگر آپ اس حالت میں آسمان پر اُٹھائے جاتے ہیں۔ تو اس سے آپ کی صداقت مشتبہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جھوٹا اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوتا

پس ماننا پڑے گا۔ کہ آپ آسمان پر نہیں گئے تھے۔ بلکہ گلیل پہاڑ سے حواریوں سے الگ ہوئے۔ "جیسا کہ ان سے جدا ہوئے" (لوقا ۲۴/۵۱) کے الفاظ بتاتے ہیں۔ اور باقی کا فقرہ تمام کا تمام عیسائیوں کا خود تراشیدہ ہے۔ کیونکہ اگر یہ مبنی بر حق ہوتا تو ضروری تھا۔ کہ متی اور یوحنا جو مسیح کے شاگرد تھے۔ اس کو درج کرتے۔ مگر ان کا اس کو درج نہ کرنا بتاتا ہے۔ کہ اس میں دست تصرف کام کر رہا ہے۔

ان تمام باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ یہ عقیدہ سراسر غلط اور اوّل سے آخر تک بناوٹی ہے۔ کیونکہ کتاب مقدس اس کی کسی طرح تائید نہیں کرتی۔ پس امید ہے۔ کہ پادری صاحبان اس حقیقت کو بائیبل کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

اب اس واقعہ کی حقیقت کو واضح کرنے کے بعد ہم مختصر طور پر آسمان سے آنے کے مفہوم کو بھی بے نقاب کر دیتے ہیں۔ تاکہ طالبانِ حقیقت کے لئے مشعلِ ہدایت کا کام دے۔ اس کے لئے حسب ذیل حوالوں کو غور سے پڑھیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "میں آسمان سے اُترا ہوں۔ اس لئے نہیں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں۔ بلکہ اس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں"۔ یوحنا ۶/۳۸

"وہ جو زمین سے آتا ہے زمینی ہے۔ اور زمین ہی سے کہتا ہے۔ اور وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ سب کے اوپر ہے"۔ یوحنا ۳/۳۱

"میں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری"۔ "اس پر یہودی بڑبڑانے لگے اس لئے کہ اس نے کہا۔ جو روٹی آسمان سے اُتری وہ میں ہوں۔ اور انہوں نے کہا کہ کیا یہ یوسف کا بیٹا یسوع نہیں۔ جس کے ماں اور باپ کو ہم جانتے ہیں۔ اب کیونکر کہتا ہے۔ کہ میں آسمان سے اُترا ہوں۔ یوحنا ۶/۴۱-۴۲

"آسمان پر کوئی نہیں گیا۔ سوائے اس کے جو اُترا یعنی ابن آدم"۔ یوحنا ۳/۱۳۔

سو ان تمام حوالوں سے واضح اور روشن ہے کہ آسمان سے اُترنے کا کیا مفہوم ہے؟

اور امید ہے کہ تمام وہ دوست جو آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ سوچیں گے۔ کہ وہ کونسی حقیقت ہے جو ان میں کروٹیں لے رہی ہے۔

بالآخر ہم پھر یہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہ ہرگز مطلب نہ تھا۔ کہ آپ دوبارہ اپنے وجود سے پوری ہوگی۔ بلکہ اس کا وہی مطلب تھا۔ جو ہم نے پیش کیا ہے۔ اور ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ ؎

یار وجو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب اس کے بعد کون آئے گا میہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو دو ہات

(بشیر احمد — زاہد)

دنیائے مغرب میں تبلیغ اسلام

لندن مشن کی مساعی

(رپورٹ ماہ مارچ ۱۹۴۷ء)

اس ماہ کا اکثر حصہ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب بوجہ علالت اور پھر کمزوری طبع کے باعث مشن کے امور میں زیادہ حصہ نہ لے سکے۔ گو ۵ مارچ کو آپ نے ہسپتال چھوڑ دیا مگر کمزوری کے آثار ابھی بہت نمایاں تھے بیماری کے بعد پہلا خطبہ آپ نے ۲۸ مارچ کو دیا۔ جس میں آپ نے قادیان کی حفاظت کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ موحد اس کے فضل سے ۵۰ پونڈ سے زائد رقم جمع ہو چکی ہے اور ابھی بعض وعدوں کی توقع ہے۔ آپ کی علالت کے ایام میں برادرم محترم چوہدری ظہور احمد صاحب امارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے

لندن میں تبلیغ

شہر میں عمومی تبلیغ کے علاوہ ہائیڈ پارک میں دو دفعہ لوگوں کو اسلامی دنیا سے متعارف کرنے کا موقعہ ملا۔ احباب جماعت میں سے قریشی صلاح الدین صاحب اس ضمن میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ تقاریر کے علاوہ انفرادی تبادلہ خیالات۔ اور گفتگو بھی احباب سے جاری رہی۔

"ایلم بائیبل کالج" عیسائی مبلغین تیار کرنے کا ایک اہم ادارہ ہے۔ جہاں مختلف ممالک سے طلبہ آتے ہیں۔ اور پھر اس ادارہ کے زیر اہتمام دیگر ملکوں میں تبلیغ کے لئے بھیجے جاتے ہیں اس ادارہ میں دو دفعہ جانے کا اتفاق ہوا۔ کالج کے مختلف طلبہ سے تعارف ہوا۔ اُن سے مذہبی امور پر پُرلطف بحث ہوتی رہی۔ کالج کے بعض پروفیسروں سے بھی اظہار خیالات ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں وہ دلائل سکھا دیئے۔ جن کے آگے عیسائیت عاجز آجاتی ہے۔ دوران گفتگو میں بسا اوقات ایسا ہوا۔ کہ انہیں یہ کہنا پڑا۔ کہ ہم اس پر مزید غور کریں گے۔

"کالونیل ہوسٹل" مختلف ممالک کے طلبہ کی جائے قیام ہے۔ [illegible] جا کر بھی احباب سے گفتگو ہوتی رہی۔ [illegible]

عیسائیت کی تبلیغ کا جو ہیڈ کوارٹر لنڈن میں قائم ہے۔ مسٹر آرچر ڈ دو دفعہ ان کی دعوت پر وہاں گئے۔ پہلی ملاقات میں تو کچھ مذہبی بحث ہوگی۔ مگر دوسری دفعہ باوجود کوشش کے ایسے تبادلہ خیالات پر وہ آمادہ نہ ہوئے۔

بعض دیگر سوسائیٹیوں میں شمولیت

Balham and Tooting Literary ایسوسی ایشن کی دعوت پر برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے "ہندوستانی مسلمانوں کے جائز مطالبات" پر ممبران سے خطاب کیا۔ تقریر کے بعد استفسارات اور بحث کا موقعہ بھی تھا جس میں مختلف سوالات کے جواب دیئے۔ خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ مسلم مفاد کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

اس تقریر اور سوال و جواب کی روئداد ایک مقامی اخبار Clapham Observer نے اہتمام کے ساتھ شائع کی۔ اس کے علاوہ کرسچین یوتھ ریلی، سیٹ انڈیا ایسوسی ایشن، مینڈ و ریپبلیکن اور مسلم لیگ کی میٹنگز میں شمولیت کی۔ کرسچین یوتھ ریلی جس کا واحد مقصد نوجوانوں میں عیسائیت کی روح پیدا کرنا ہے۔ دو دفعہ شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ یہ اجتماع رائل البرٹ ہال جو لنڈن میں سب سے بڑا ہال ہے۔ میں منعقد ہوتے رہے۔ ہزاروں نوجوان اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ہمارے ہاں سے گیسٹس ادھر اس ریلی میں شامل ہونے والے نوجوانوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے

[illegible] لیکچر سنٹر میں برادرم حبیب اللہ [illegible] کی [illegible] تقریر ہوئی۔ [illegible] جو ہم [illegible] بھی شرکت کی دعوت [illegible] برادرم حبیب اللہ [illegible] جماعت احمدیہ اور انگلستان میں اس کی تبلیغی مساعی [illegible]

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

تحریر فرماتے ہیں:۔

میں نے دواخانہ نور الدینؓ کو ملاحظہ کرتے ہوئے کئی ادویہ تیار کردہ حضرت میاں عبدالوہاب صاحب حکیم کو بھی دیکھا۔ مجھے اس سے حضرت سیدنا و مولانا خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے طب و حکمت کا منظر آنکھوں کے سامنے آگیا۔ میرے دل میں حضور مقدس کے قائم مقام کے متعلق دلی تمنا رہتی تھی۔ جو عزیزم حکیم مولوی عبدالوہاب صاحب کے مطب کے ملاحظہ سے بفضلہ تعالیٰ پوری ہوئی۔ الحمد للہ

موجودہ زمانہ کے ہزارہا مطبوں سے میں سمجھتا ہوں اس دواخانہ نور الدینؓ کی شان ہر لحاظ سے بہت بڑھ کر معلوم ہوتی ہے۔ ہر دوا بہت بڑی احتیاط اور سلیقہ واتقہ کے ساتھ تیار ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت خلیفہ اولؓ کے مرکبات

مرکب افتیمون۔ صندلین۔ سرمہ مبارک

اکسیر جگر۔ اکسیر معدہ اور تریاق اکھرا

نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے ساتھ تیار ہوتے ہیں اور خدا کے فضل سے دست شفاء کا اثر نمایاں ہے اور کئی مایوس العلاج مریضوں کو اس مطب یعنی دواخانہ نور الدینؓ کی ادویہ اور معالجات سے شفاء حاصل ہو رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک!

والسلام

خاکسار غلام رسول راجیکی!

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی۔ (مینیجر)

مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء

کی تصدیق:۔ آپ کی اکسیر امراض معدہ کی گولیاں اور دوائی "فوری علاج" کو میں نے استعمال کیا۔ اور بہت مفید پایا۔

جناب سید عباس بخاری صاحب پرنسپل خیبر اورینٹل کالج پشاور

کی تصدیق:۔ آپ کا منجن لاجواب واقعی مفید اور بہت اچھا ہے

جناب حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیار پور

کی تصدیق:۔ اکسیر دمہ اچھی دوائی ہے۔ ایک شیشی اور روانہ فرمائیے

جناب خانبہادر مولوی عطاء الرحمن صاحب ایم اے سابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ آسام

کی تصدیق:۔ "زدجام عشق ایک ماہ کورس بھیجدیں پہلے بھی منگایا تھا مفید پایا"

جناب سول سرجن صاحب الموڑہ یو۔ پی کی بیگم صاحبہ

کی تصدیق:۔ خونی بواسیر کے لئے آپ کی بواسیری گولیاں اکسیر ہیں

جناب نواب ممتاز دولتانہ صاحب ایم ایل اے جنرل سیکرٹری پنجاب

کی بیگم صاحبہ محترمہ کی تصدیق:۔ آپکا سرمہ جواہر والا اور ٹھنڈا سرمہ میں استعمال کر رہی ہوں بہت

فوری علاج:۔ فی شیشی اڑھائی روپے۔ پانچ روپے امرت دھارا وغیرہ کی دواؤں سے زیادہ مفید۔ گھریلو طبیب ہے۔

اکسیر امراض معدہ:۔ معدہ کی تمام شکایات کا شافی علاج فی شیشی ۶ گولیاں تین روپے۔ منجن لاجواب ڈیڑھ روپیہ فی شیشی۔ زدجام عشق ایکماہ کورس بارہ روپے۔ بواسیری گولیاں ایکماہ کورس آٹھ روپے۔ سرمہ جواہر ۶ ماشہ شیشی پانچ روپے۔ ٹھنڈا سرمہ چھ ماشہ شیشی دو روپے۔ اکسیر دمہ پانچ روپے تولہ خوراک

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

مقامی ایجنسی جنرل سپلائی اسٹور قادیان

ضروری خبریں

لاہور ۲۳ اپریل سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کردی گئی ہے۔ کہ محکمہ پبلک ریلیشنز پنجاب کا کوئی بہت بڑا افسر تقسیم پنجاب کی سکیم کی تفصیلات لے کر دہلی گیا ہے۔

لاہور ۲۳ اپریل۔ اینگلو انڈین لیڈر مسٹر فرینک انیتھونی نے پنجاب میں فسادات سازی کے سلسلے میں پنجاب کے اینگلو انڈین لیڈروں کے رویہ پر جو تنقید کی تھی مسٹر گبن ایم۔ ایل۔ اے نے اس کا جواب دیا ہے مسٹر گبن نے اپنے بیان میں کہا ہے "اینگلو انڈین صوبہ پنجاب میں آئینی حکومت کی بحالی کے خواہاں ہیں۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ کونسی پارٹی یا پارٹیاں یہ حکومت قائم کرتی ہیں۔ اگر صوبہ میں تمام پارٹیوں کی نمائندہ حکومت قائم ہو جائے۔ تو یہ امر موجب اطمینان ہوگا لیکن اگر اس مسئلہ پر پارٹیوں میں مفاہمت نہ ہو سکے تو صوبہ کی اکثریت کو حکومت کرنے کے جمہوری حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایک سرکاری اعلان میں کوچہ بندیوں کے متعلق کہا ہے کہ شہریوں کی حفاظت کا انتظام کرنا حکام کا کام ہے کوچہ بندیوں کی صورت میں پولیس کو کام کرنے میں سخت مشکل پیش آئے گی۔ قانون کے احترام کرنے والے اصحاب کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ روکاوٹیں دور کر دی جائیں۔ تاکہ فسادات کی صورت میں پولیس کے راستہ میں کوئی روکاوٹ نہ ہو۔ کوئی دروازہ بنانے سے پہلے حکام سے باقاعدہ اجازت طلب کرنی چاہئیے۔ اگر حکام نے مقامی حالات کے پیش نظر اسے ضروری خیال کیا۔ تو اس معاملہ پر پورا غور کیا جائے گا۔ لیکن کوچہ بندی کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ حکام کا کام ہے

پشاور ۲۲ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نئے وائسرائے لارڈ لوئی مونٹ بیٹن۔ لیڈی مونٹ بیٹن کے ہمراہ ۲۸ اپریل کو پشاور پہنچ جائیں گے۔ وائسرائے صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی تحریک سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لیں گے اور ۲۹ اپریل کو واپس دہلی پہنچ جائیں گے۔

مدراس ۲۲ اپریل۔ آج مدراس اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ ایک قرارداد منظور ہو گئی۔ جس کا مقصد صوبہ کو زبان کے اعتبار پر چار صوبوں میں تقسیم کرنا ہے۔

مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ صوبوں کو لسانی اعتبار سے تقسیم کرنے کی بجائے مذہبی بنیادوں پر تقسیم کیا جائے۔ اور مالابار کے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ صوبہ موپلستان قائم کیا جائے۔ انکے لیڈر نے اصل قرارداد میں یہ مطالبہ شامل کرنے سے انکار کر دیا جس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے مسلم لیگ پارٹی ایوان سے واک آؤٹ کر گئی۔

لنڈن ۲۰ اپریل پیپل اخبار نے ایک اداریہ میں اس بات کو دعوٰی کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ جب فلسطین کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے انجمن اقوام متحدہ کا اجلاس ہوگا تو اس میں روس یہودیوں کے خلاف عربوں کی حمایت کرے گا۔ اس کی وجہ سے کوئی اہم فیصلہ نہیں کیا جا سکے گا۔ کیونکہ امریکہ فلسطین میں بہت جلد یہودیوں کو بسانے کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے زور دے گا۔

نئی دہلی ۲۳ اپریل حکومت ہند نے مانٹریال میں ہونے والی بین الاقوامی ہوا بازی سول ایوی ایشن آرگنائزیشن میں شرکت کے لئے ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ لالہ بھیم سین سچر اور سردار سورن سنگھ نے پنڈت نہرو کو ایک میمورنڈم بھیجا ہے جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ صوبہ میں ایک گورنر کے ماتحت دو یا تین طبقہ وار نظام حکومت فوراً قائم کر دیئے جائیں۔

رنگون ۲۲ اپریل۔ عارضی حکومت کے انفارمیشن ممبر نے کل رائٹر کو بتایا کہ آئین ساز اسمبلی کے انتخابات سے برما کے مستقبل کے متعلق کوئی نتیجہ اخذ کرنا قبل از وقت ہوگا۔ چاہے برما خود مختاری پبلک رہے یا برطانوی کامن ویلتھ کا ممبر۔ اسے برما کی سبھا میں اور معاشی ترقی کے لئے برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے ضروری ہوں گے

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ ۲۴ اپریل کو شام کے ۸½ بجے سے ۹ بجے تک آل انڈیا ریڈیو دہلی سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جائے گی جس میں آئین ساز اسمبلی نے جو آج کام کیا ہے اس کی تفاصیل بیان کی جائیں گی۔ اس براڈکاسٹ میں وہ تقریریں بھی پڑھی جائیں گی جو کہ اہم مسائل پر بحث کے دوران میں کی گئیں۔

پشاور ۲۲ اپریل۔ برقعہ پوش مسلم لیگ خواتین کا جلوس پشاور کے آل انڈیا ریڈیو سٹیشن میں گھس گیا۔ انہوں نے کھڑکیوں کے شیشوں اور گملدانوں کو توڑ دیا۔ اور دفتر کی فائلوں کو نقصان پہنچایا۔ ان خواتین نے مسلم لیگ کا جھنڈا بھی لہرا دیا۔

پشاور۔ ۲۲ اپریل۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ بنوں کوہاٹ اور ٹانک کے قریب ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے گئے ہیں۔ نوشہرہ کے قریب دیکھا گیا۔ کہ ٹیلیفون کے تاروں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ سرحدی وزیر اعظم ڈیرہ اسماعیلخاں سے پشاور واپس آتے ہوئے بنوں سے گذرے۔ یہاں مسلم لیگیوں نے ان کی موٹر کار کے سامنے مظاہرہ کیا۔ ایبٹ آباد۔ بنوں اور کوہاٹ میں مسلم لیگ کے جلوس نکلے۔ مانسہرہ۔ نوشہرہ مردان۔ ہنگو۔ ایبٹ آباد۔ کوہاٹ اور بنوں میں کچہریوں پر پکٹنگ کیا گیا۔

یروشلم ۲۲ اپریل۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج جنوبی فلسطین میں رلیوووتھ کے قریب فلسطین کی عسکری ٹرین کو اڑا دیا گیا۔ نقصان جان کی فہرست لیبے "بھاری" ہے۔

کلکتہ ۲۲ اپریل۔ مسٹر سہروردی ۲۵ اپریل کو طیارہ میں سوار ہو کر عازم دہلی ہو جائیں گے۔ تاکہ تقسیم بنگال کے متعلق قائد اعظم کے ساتھ

اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہونیوالے کون ہیں

فرمایا۔ "اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے۔ وہ ایسا عظیم الشان ہے۔ کہ اسکی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کا ختم کرنا ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں پکار رہے ہیں۔ کہ اے مزدورو! آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو۔ مگر ہم میں سے بہت سے لوگ ہیں۔ جو بھاگے پھرتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ موقعہ نہیں ملے گا۔ جو خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام میں وقف کر دیں گے۔ وہ اسلام کی آخری عمارت میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور وہی لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جماعتوں میں لکھے جائیں گے۔ اور یہ اگلے جہان میں خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا"

تحریک جدید کی تبلیغی سکیم کے پانچ ہزاری فوج کے وہ مجاہد جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کا عہد پورا نہیں کیا ہے۔ وہ تحریک جدید کے بیرون ہند کے مبلغوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جس قدر جلد سے جلد اپنا وعدہ پورا کریں گے اسی قدر وہ زیادہ ثواب کے مستحق ہیں پس ہر مجاہد کوشش کرے کہ اس کا وعدہ ۳۱ مئی تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ ۳۱ مئی سماہی اول کی آخری تاریخ ہے۔ اور اس طرح وہ ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھ جاتے ہیں۔ نیز وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاء اور خوشنودی بھی حاصل کرنے والے ہو جاتے ہیں۔

وکیل المال تحریک جدید

لاہور ۲۳ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے تمام راشن شدہ شہروں میں تمام راشن ہولڈروں اور پرمٹ ہولڈروں کی اپنی مرضی پر منحصر ہوگا۔ کہ وہ راشن سے گندم آٹا یا چاول جس تناسب سے چاہیں لے سکتے ہیں۔ اب ضروری نہیں ہوگا کہ وہ راشن میں تیسرا حصہ چاول لیں۔